Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

معصوم لڑکی

سیریناراض

لگن ہو تو صحرا میں بھی پھول کھلائے جا سکتے ہیں... اور جب جان پر بنی ہو تو بڑے سے بڑے پربت کی چوٹی عبور ہو جاتی ہے... اسے بھی زندگی کی مشکلات نے جینا سکھا دیا تھا... مگر سمندر کا ماہر تیراک بننے کے لیے اُن تھک جدوجہد درکار ہوتی ہے... حالات و تجربات نے بالآخر اسے مول تول کے گر سکھا ہی دیے... اور اس کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کردیا...

مغرب سے موصول شدہ ایک تیز رفتار کہانی کی جرم سازیاں......

کیریبین کی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہوتی ہوئی جینا ساحل پر کھڑی رالف اور جارج کی جانب متوجہ تھی۔ رالف نے سفید قمیص پہن رکھی تھی اور آنکھوں پر قیمتی دھوپ کا چشمہ تھا جبکہ جارج نے معمولی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ وہ دونوں کشتی کے بارے میں راز و نیاز کر رہے تھے اور انہوں نے وقتی طور پر جینا کو مکمل فراموش کر دیا تھا۔ وہ ان باتوں کی عادی تھی۔ ہمیشہ اس کے ساتھ یہی ہوتا تھا۔ صرف جگہ بدل جاتی تھی۔

اس سے پہلے ہوٹل کے کمرے میں بھی اس کے ساتھ یہی ہوا تھا۔ رالف نے اس کا ہاتھ پکڑا اور غیر مہذب طریقے سے اس سے اظہارِ محبت کرنے لگا۔ اس کی آہ وزاری بھی رالف کو جارحیت سے باز نہ رکھ سکی۔ اس نے جینا کو بستر پر دھکیلا اور اپنے حیوانی جذبے کی تسکین کرنے لگا۔ جینا مزاحمت نہ کر سکی کیونکہ وہ پہلے ہی اس کی قیمت وصول کر چکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ مطمئن اور پُرسکون نظر آنے لگا۔ جینا بستر کے دوسری طرف لیٹی اس کے سونے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ بھی تھوڑی سی نیند لے سکے پھر رالف نے بھونڈے پن سے اسے جگا دیا۔ وہ اس کا کندھا ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "اپنا سامان باندھ لو، صرف ضروری چیزیں لینا، ہم ابھی یہ جگہ چھوڑ رہے ہیں۔"

"اتنا اچانک......" وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

"میں نے کہا ہے ابھی۔" وہ ترش لہجے میں بولا۔ "اپنا پاسپورٹ لینا مت بھولنا۔ اب چلو۔"

اس طرح وہ اپنے مختصر ساز وسامان کے ساتھ ہوٹل سے روانہ ہو گئے۔ رالف کے پاس ایک چھوٹا سا سوٹ کیس اور کپڑے رکھنے کے لیے سیاہ چرمی تھیلا تھا جبکہ جینا کے پاس تن کے کپڑوں اور پرس میں رکھی ذاتی اشیا کے سوا کچھ نہ تھا۔ گودی پر ان کی ملاقات جارج سے ہوئی۔ اس کے پاس ایک تیس فٹ لمبی کشتی تھی۔ شام ہو چکی تھی اور افق کے پار سورج نیچے جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا لیکن ان کی باتیں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

بالآخر رالف پلٹا اور اس نے جینا کو ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ اس کے ساتھ کشتی پر چلی گئی۔ جارج نے رالف کی مدد سے کشتی کو سمندر میں اتارا جبکہ وہ ان سے کچھ فاصلے پر حیران و ششدر کھڑی تھی۔ اسے سمندر سے خوف آتا تھا اور وہ سی سک ہونے سے ڈر رہی تھی۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی کیونکہ رالف پر اپنی کیفیت ظاہر کرنا نہیں چاہتی تھی۔ شروع میں وہ رالف کی اسی طرح گرویدہ ہو گئی تھی جیسے ماضی میں اپنی زندگی میں آنے والے مردوں سے ہوتی تھی۔ وہ دیکھنے میں برا نہیں لگتا تھا اور نہ ہی اس کے پاس پیسے کی کوئی کمی تھی۔ وہ ان مردوں میں سے تھا جنہیں حکم چلانے اور عورتوں کو زیر کرنے میں خوشی محسوس ہوتی تھی۔ اسے قابو کرنا بہت مشکل تھا لیکن وہ اب تک جتنے مردوں سے ملی تھی، ان کے مقابلے میں کہیں زیادہ دولت مند اور فیاض تھا۔

اس نے ...... منہ دھویا اور اپنی پسندیدہ سی ڈی سننے بیٹھ گئی جس میں اس کی پسندیدہ گلوکارہ ایلا فٹز جیرالڈ کے مختلف گانے موجود تھے۔ وہ کیبن کی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تختے پر بیٹھ گئی اور خود بھی گانوں کے بول گنگنانے لگی۔ کچھ دیر بعد اس نے کیبن میں گھٹن محسوس کی تو میوزک بند کر کے گہری سانس لی اور کیبن سے باہر آ گئی۔ رالف نے اس کی غیر حاضری پر کوئی توجہ نہیں دی۔

ایک محفوظ ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے رالف نے اچانک ہی اعلان کر دیا کہ وہ کچھ دیر سونا چاہتا ہے۔ اس نے جینا سے کہا کہ وہ اسٹیئرنگ سنبھال لے۔

"میں......!" اس نے حدِ نگاہ تک پھیلے ہوئے سمندر کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے نیلے پانی پر سورج کی شعاعوں کا سنہری عکس پڑ رہا تھا۔ "کیا مجھے راستے میں آنے والی چٹانوں اور جھاڑیوں کا بھی خیال رکھنا ہوگا؟"

"نہیں، یہ راستہ بالکل صاف ہے بس تم ناک کی سیدھ میں چلتی رہو۔"

یہ کہہ کر وہ غائب ہو گیا۔ جینا نے کوشش کی کہ وہ اسٹیئرنگ کو زیادہ مضبوطی سے نہ پکڑے۔ کہیں اس کے جوڑ نہ دکھنے لگیں۔ وہ کسی حد تک پُرسکون تھی اور سمندر کی لہروں کے ساتھ چلنے میں اسے مزہ آ رہا تھا۔ اس نے ایک دفعہ بحیرۂ روم میں ایک فرانسیسی سرمایہ دار کے بیٹے کے ساتھ سفر کیا تھا جو دوسری بندرگاہ پر ہی ایک نوجوان لڑکی کی خاطر اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ یہ بھی غنیمت ہوا کہ اس نے نیو اورلینز کے مشہور گلوکار کی طرح اس کے چہرے پر زخم نہیں لگائے ورنہ اس حالت میں دوسرے شہر تک سفر کرنا مشکل ہو جاتا۔

اس کا اعتماد بحال ہونا شروع ہوا تھا کہ جارج اچانک اس کے برابر میں آ کر بیٹھ گیا اور اسٹیئرنگ پکڑتے ہوئے بولا۔ "یہ تم کیا کر رہی ہو؟"

"رالف نے کہا تھا۔" وہ منمنائی۔

"کیا تم نے کشتی کا ایک طرف جھکاؤ محسوس نہیں کیا۔ اگر ایک منٹ کی تاخیر ہو جاتی تو یہ کشتی الٹ سکتی تھی۔"

"مجھے افسوس ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ تمہاری معذرت ہی کافی ہے۔"

جینا نے گہری سانس لی اور چہرے پر دلآویز مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولی۔ "مسٹر جارج! مجھ سے غلطی ہوئی۔ کیوں نہ ہم نئے سرے سے آغاز کریں۔ ممکن ہے کہ اس مرتبہ بہتر کوشش کر سکوں۔"

"میں کیوں یہ پریشانی مول لوں؟" جارج نے بیزاری سے کہا۔

جینا نے زوردار قہقہہ لگایا اور اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے

بولی۔ ''ہم یہاں ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔''

جارج کی تیوری پر بل پڑ گئے۔ اس نے ناراضی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میرے اور رالف کے درمیان ہمیشہ سے ایک مفاہمت رہی ہے۔ میں اس کے لیے کشتی کا بندوبست کرتا ہوں لیکن اس کی داشتاؤں سے دوستانہ روابط قائم کرنا میرے کام کا حصہ نہیں۔ تم تو کسی دوسرے کے بازوؤں کا سہارا لے کر کہیں چلی جاؤ گی لیکن مجھے یہیں رہنا ہے۔''

جینا اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے بولی۔ ''داشتہ بہت سخت لفظ ہے۔ میں گزر اوقات کے لیے اپنا جسم استعمال کرتی ہوں۔''

''تمہارے جیسی لڑکیاں اسی طرح کی باتیں کرتی ہیں۔''

''میں داشتہ نہیں بلکہ مہم جو ہوں۔''

اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ''تم جیسی لڑکی دنیا کو اپنے پیچھے دیکھتی ہے اور رالف بھی یہی سمجھتا ہے کہ تم بہت اسمارٹ ہو۔''

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ ''ہاں، میں اسمارٹ ہوں۔ تم نے غور کیا ہوگا کہ میں ان عورتوں میں سے نہیں ہوں جو بے وقوفوں کی طرح جدوجہد کرتی ہیں اور زندہ رہنے کے لیے سخت محنت کرتی ہیں۔''

جارج نتھنے پھلاتے ہوئے بولا۔ ''میں نے کسی داشتہ سے اس کی سستی کا اعتراف نہیں سنا۔ تم بہت ٹھنڈے مزاج کی ہو لیکن تمہارا انجام بھی دوسروں سے مختلف نہیں ہوگا۔ کسی بار میں تنہا بے یارومددگار پڑی ہو گی یا تمہاری لاش کسی گڑھے سے ملے گی۔''

''واہ، کیا خوب صورت تصورات ہیں تمہارے۔'' وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

''یا پھر فحش فلموں میں کام کرنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔''

''اوہ، میں شرط لگا سکتی ہوں مسٹر جارج......''

اسی وقت رالف وہاں آ گیا۔ اس نے ہاتھ میں بیئر کی بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے باری باری جارج اور جینا کو دیکھا اور بولا۔ ''میں کچھ بھول گیا تھا۔''

جینا نے اپنے بالوں کو پیچھے کیا اور افق کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ ''مسٹر جارج مجھے اپنی ایک کہانی سنا رہے تھے جس میں گدھے کا ذکر بھی تھا۔''

جارج کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے اپنی توجہ اسٹیئرنگ پر مرکوز کر لی۔ رالف نے جینا کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا قریبی کرسی تک لے گیا۔ اس نے بیئر کی بوتل کھولی اور اس پر جھکتے ہوئے بڑبڑایا۔

''اس سے بے تکلف ہونے کی ضرورت نہیں۔''

''جانتی ہوں۔ وہ میرے جانے کے بعد بھی یہاں رہ کر اپنی کشتی کو چمکاتا رہے گا۔ میں تو صرف اس سے دوستی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔''

''اگر تم سمجھتی ہو کہ اسے لبھا سکو گی تو تم اپنا وقت ضائع کر رہی ہو۔ اسے صرف کشتیاں اچھی لگتی ہیں اور وہ اس کشتی سے بھی بہت محبت کرتا ہے۔''

جینا نے جارج کی طرف دیکھا جو کسی محبوب کی طرح کشتی کا اسٹیئرنگ پکڑے ہوئے تھا اور اچانک ہی وہ اسے بہت سخت جان لگنے لگا لیکن وہ اس کی پہنچ سے دور نہیں تھا۔ سمندر میں گزارے ہوئے دن اسے بہت جلد بے کیف اور ایک جیسے لگنے لگے گو کہ راتیں بھی ویسی ہی تھیں لیکن رالف کی قربت اسے یکسانیت سے نجات دلا دیتی تھی گو کہ اس کے انداز سے اسے کراہیت محسوس ہوتی تھی لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتی تھی۔ لگتا تھا کہ وہ اس کشتی میں قید ہو کر رہ گئی ہے۔

جب اس نے رالف سے کہا کہ وہ کسی بندرگاہ پر چلے جہاں سے وہ اپنے لیے چند رسالے اور نیا لباس یا کم از کم نئی بکنی خرید سکے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور لہجے میں شدت آ گئی جس سے اس کی ناراضی کا اظہار ہوتا تھا۔

''میں تمہیں پہلے ہی خاموش رہنے کے لیے کہہ چکا ہوں۔'' اس نے ایک اور قیمتی بیئر کی بوتل کھولتے ہوئے کہا۔ ''جب میں کہوں گا تو ہم ساحل پر چلے جائیں گے۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو، مجھے بتا دینا۔ میں لا دوں گا۔''

وہ خاموشی سے بیئر پیتا رہا اور جینا نے دوبارہ اپنی آنکھوں پر دھوپ کا چشمہ چڑھا لیا اور وہ دونوں پوری دوپہر کوئی بات کیے بغیر سمندر کو دیکھتے رہے۔ جارج بالکل الگ تھلگ ہو گیا تھا لیکن اس کشتی پر کوئی پرائیویسی نہیں تھی۔ اس لیے یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ ایک دوسرے کو زیادہ دیر تک نظر انداز کر سکتے۔ کبھی کبھی جینا کو اس کی نگاہیں اپنے جسم میں پیوست ہوتی محسوس ہوتیں جب وہ عرشے پر چت لیٹی سن باتھ لے رہی ہوتی اور جب وہ اس سے نظریں ملانے کے لیے اپنا سر موڑتی تو وہ جلدی سے دوسری جانب دیکھنے لگتا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی اور رالف کی کیبن میں ہونے والی گفتگو سنتا ہے۔

اس روز وہ بہت حیران ہوئی جب جارج نے اسے تنہا پا کر گیلری میں پکڑ لیا۔ اس نے جینا کی کلائی پر اتنی مضبوط گرفت کی کہ اس کی ہڈیاں چٹخنے لگیں۔ وہ درد کی شدت سے کراہتے ہوئے بولی۔ ''مجھے تکلیف ہو رہی ہے مسٹر جارج۔''

اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی اور سرگوشی کے انداز میں بولا۔ ''سنو لڑکی! گو کہ ان چند ہفتوں میں میری تم سے اتنی زیادہ بے تکلفی نہیں ہوئی لیکن کچھ ایسی باتیں ہیں جو میں تمہاری بھلائی کے لیے بتانا چاہتا ہوں۔''

اس کی آواز میں لرزش نمایاں تھی۔ جینا نے قریب ہو کر اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ اسے وہاں خوف کی پرچھائیاں نظر آئیں۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بولا۔ ''رالف نے کچھ بدمعاشوں سے ایک بڑی رقم لی تھی۔ جس میں سے کچھ اس نے نقدی کی صورت میں اپنے پاس رکھی ہوئی ہے اور اب وہ بھاگتا پھر رہا ہے۔ وہ فلائنگ ڈچ مین بن کر رہ گیا ہے۔ تم جانتی ہو وہ کون تھا۔ ایک جہاز کا کپتان جسے بددعا تھی کہ وہ کبھی خشکی پر قدم نہ رکھ سکے۔ وہ کسی بھوت کی طرح ہمیشہ ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ پر جاتا رہے۔ یہی حال رالف کا ہے۔ وہ ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے کی جانب بھاگ رہا ہے اور صرف ضروری سامان لینے کے لیے تھوڑی دیر رکتا ہے، ہم بھی اس کے ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ ہم ان جزیروں کے درمیان سفر کر سکتے ہیں لیکن کسی ایک جگہ زیادہ دیر قیام نہیں کر سکتے کیونکہ وہ بدمعاش رالف کو تلاش کر رہے ہیں۔ یقین جانو، وہ بہت ہی خطرناک لوگ ہیں۔ اگر رالف ان کے ہاتھ آ گیا تو وہ اس کے ٹکڑے کر کے سمندر میں پھینک دیں گے تاکہ وہ مچھلیوں کی خوراک بن جائے۔ یہی سلوک وہ اس کے ساتھیوں کے ساتھ بھی کریں گے۔''

جینا اپنی کلائی مسلتے ہوئے بولی۔ ''اس معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ میرے پاس کسی کا کوئی پیسا نہیں اور نہ ہی ان بُرے لوگوں کے بارے میں کچھ جانتی ہوں۔''

''اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ اپنے طور پر فرض کر لیتے ہیں اور اس کے مطابق کارروائی کرتے ہیں۔''

''پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' وہ اس کے کندھوں کے عقب میں دیکھتے ہوئے بولی۔ گو کہ وہ جگہ بہت چھوٹی تھی لیکن اگر رالف نیچے آ جاتا تو وہ فوراً ہی دیکھ لیے جاتے۔

''ہمارے پاس سامان ختم ہو رہا ہے۔ آج رات کسی پورٹ پر لنگر انداز ہونے کا پروگرام ہے۔ کل صبح سورج نکلتے ہی دوبارہ سفر شروع کر دیں گے۔ اس وقت تک میں یہاں نہیں ہوں گا۔ اگر تم تھوڑی سی ہوشیاری دکھاؤ تو ساحل پر پہنچ کر کوئی ٹیکسی پکڑ سکتی ہو جو تمہیں جزیرے کے دوسرے سرے پر واقع ہوائی جہازوں کے اڈے تک پہنچا دے گی۔ وہاں سے ہر روز صبح کے وقت اور دوپہر سے پہلے ایک چھوٹا جہاز پرواز کرتا ہے۔ تم پائلٹ کو وہ قیمت دے سکتی ہو جو تم جیسی لڑکی اس جیسے مرد کو دے سکتی ہے اور تم کل اس وقت یہاں سے سیکڑوں میل دور جا سکو گی۔''

''تم مجھے وارننگ کیوں دے رہے ہو، مسٹر جارج؟''

''جیسا کہ تم نے کہا کہ ہم سب ایک ہی کشتی کے سوار ہیں۔ اس کے باوجود تم اس سلوک کی مستحق نہیں جو وہ تمہارے ساتھ کریں گے اگر انہوں نے تمہیں رالف کے ساتھ پکڑ لیا۔ اسے تم میرے ضمیر کی آواز کہہ سکتی ہو۔''

میرا خیال ہے کہ تم نے اپنا فرض پورا کر دیا مسٹر جارج۔ اس نے کہنا چاہا لیکن وہ پہلے ہی وہاں سے جا چکا تھا۔

وہ بھی اپنے کیبن میں چلی آئی اور تنہائی میں اس نے اپنی گزشتہ زندگی کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ اس کی ماں زندہ تھی جسے اس نے کئی برسوں سے نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کے بارے میں کچھ سنا تھا۔ وہ چودہ سال کی تھی جب اس کا باپ مر گیا۔ اس وقت ان کے پاس بمشکل ایک ہزار ڈالر اور کچھ زیورات تھے۔ اس کی ماں مانگ تانگ کر گزارہ کرنے لگی۔ لیکن زندگی روز بروز مشکل ہوتی جا رہی تھی۔ سولہ سال کی عمر میں وہ گھر سے نکل کھڑی ہوئی اور اس نے ایک بینڈ کے ساتھ رہنا شروع کر دیا۔ وہ ایک شہر سے دوسرے شہر سفر کرتے پھر اس کی ملاقات نیو اورلینز کے گلوکار سے ہوئی جو اسے بیماری کا تحفہ دے کر غائب ہو گیا۔ اسپتال سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ساحلی علاقوں کا رخ کیا اور کاروباری لوگوں سے راہ و رسم بڑھانے لگی۔

اب وہ یہ زندگی ترک کرنے اور کسی امیر شخص سے شادی کرنے کے لیے تیار تھی تاکہ ایک ہی مرتبہ ساری آسائشیں اس کی دسترس میں آ جائیں۔ رالف اسے اس مقصد کے لیے مناسب لگا۔ اس کے پاس بہت پیسا تھا اور وہ اس سے اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ وہ اسے اچھی لگتی تھی۔ گھر چھوڑنے کے بعد اس کا جتنے مردوں سے واسطہ پڑا، انہیں جاذبِ توجہ لڑکی نہیں چاہیے تھی بلکہ ایسی لڑکی کے خواہاں تھے جو اپنی زبان بند رکھے اور جو کہا جائے اس پر عمل کرے لیکن وہ اس کے لیے تیار نہیں تھی۔ رالف اور دوسرے مرد اس کے مالک نہیں بلکہ وقتی ساتھی تھے۔

اس نے جانے کا فیصلہ تو کر لیا لیکن اس کے اعصاب پر سراسیمگی طاری تھی جبکہ اسے اپنے آپ کو پُرسکون رکھنا تھا۔ وہ ساری دوپہر اپنے آپ کو جارج کی نظروں سے دور رکھنے کی کوشش کرتی رہی اور اس نے بیشتر وقت کیبن میں ہی گزارا۔ رات ہوئی تو رالف معمول کے مطابق مے نوشی میں